فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

جماعت احمدیہ کا صنعتی۔ تحقیقی اور علمی ادارہ

از مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ مئی ۱۹۴۴ء کو فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔ انسٹی ٹیوٹ کو قائم ہوئے اب سات سال ہو چکے ہیں۔ اس کے قیام کی غرض سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی علمی تبلیغی اور مالی ضروریات کے مسائل کو حل کرنا تھا۔ چنانچہ ابتدا میں ایک وسیع پروگرام تیار ہوا جس میں زیادہ تر کیمیاوی ریسرچ مدنظر تھی۔ اس کام کی نگرانی کے لئے ڈاکٹر عبد الاحد صاحب لائل پور زراعتی کالج سے زندگی وقف کر کے آئے۔

قادیان میں انسٹی ٹیوٹ کے لئے ایک عمارت بھی بنائی گئی تھی جس میں لیبارٹری۔ ٹیکنیکل لائبریری اور دفاتر تھے بیرونی اور مقامی وسائل سے لیبارٹری کا سازوسامان کثیر رقم کے خرچ سے منگوایا گیا۔ لائبریری کے لئے مستند اور تازہ ترین لٹریچر مہیا کرنا شروع کیا گیا اور ایک تجرباتی فارم بھی بنایا گیا جس میں ارنڈ اور سویابین کی فصلیں کاشت کی گئیں۔ قادیان میں ہجرت سے قبل ہی صنعتی تجربات کے لئے پرنٹنگ کی سیاہی اور پینٹ بنانے کی مشینری ...... پہنچ گئی۔ اس عرصہ میں متعدد طلباء سائنس کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرتے رہے تاکہ بعد میں انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام کو کما حقہٗ جامہ عمل پہنایا جا سکے۔ دو سکالرز اسی ضمن میں امریکہ میں بھجوائے گئے جن میں خاکسار راقم بھی شامل تھا۔ میرا تعلق انجنیئرنگ سے تھا۔ اور دوسرے دوست یعنی مکرم ناصر محمد صاحب سیال کیمسٹری سے تعلق رکھتے تھے۔ تعلیم کے علاوہ آپ نے خصوصیت سے فارمیسوٹیکس میں ٹریننگ حاصل کی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی میں بھی دو طلباء کو ٹیکنیکل تعلیم دلائی گئی۔

قادیان سے ہجرت کی وجہ سے انسٹی ٹیوٹ لاہور منتقل کرنی پڑی مگر اس کا بیشتر سازوسامان لاکھوں روپے کی جائیداد اور کتب وغیرہ حکومت ہند نے ہم سے چھین لی۔ اس زبردست انقلاب سے انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد اور منصوبے متاثر ہونے لازمی تھے۔ مگر ہمارے اولوالعزم امام سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس نہایت اہم کام کو پھر سے ...... مالی تنگی کے باوجود انسٹی ٹیوٹ کو قائم رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔

یہاں پہنچ کر ہماری انسٹی ٹیوٹ نے پاکستان کے استحکام کے لئے حکام کو مدد بہم پہنچانے میں قابل قدر حصہ لیا اور نہ صرف مختلف مشاورتی کمیٹیوں میں شمولیت کے ذریعہ بلکہ ملک میں صنعت کے قیام اور فروغ کے لئے تجربات کر کے بھی مدد کی۔ ان میں فائن کیمیکلز اور ہیوی کیمیکلز کے متعدد تجربات شامل ہیں۔ چنانچہ ان کے نتیجہ میں ایک صنعتی شعبہ اب تک انسٹی ٹیوٹ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ اس عرصہ میں اعلےٰ تعلیم کا پروگرام مقامی طور پر بھی جاری رہا۔ اور دو مزید سکالرز انگلستان اعلےٰ ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بھجوائے گئے۔

حال ہی میں بیرونی ممالک سے واپس آنے والے سکالرز نے انسٹی ٹیوٹ کے پروگرام پر نظر ثانی کی ہے اور سلسلہ کی نئی ضروریات اور پروگرام کے پیش نظر اصلاح شدہ لائحہ عمل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ نئے پروگرام میں مالی کفائت کے نقطہ نگاہ سے متعدد صنعتیں مثلاً فارمیسوٹیکس۔ فائن کیمیکل۔ اور مکینیکل انڈسٹری زیر تجویز ہیں۔ جیسے جیسے حالات اجازت دیں گے یہ صنعتیں بروئے کار لائی جائیں گی۔ ایک طرف علمی تحقیق کا دروازہ کھلا رہیگا۔ اور دوسری طرف سلسلہ کی مالی اعانت ہو سکے گی۔ انشاء اللہ العزیز

ایک اہم کام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سپرد شعبہ "مذہب وسائنس" کا ہے۔ اس شعبہ کے ماتحت ایسے اعتراضات جو سائنس کی آڑ لے کر مذہب پر بالعموم اور اسلام پر بالخصوص کئے جاتے ہیں ان کا رد کرنا مقصود ہے اور اسی طرح سائنس کے ذریعہ اشاعت اسلام اور اثبات صداقت کے لئے قابل ذکر معلومات مہیا کیا جانا بھی مقاصد میں شامل ہے اس کام کے لئے ادارہ کے کارکن بھی اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ مگر کام کی وسعت اور اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ سلسلہ کے علم دوست احباب بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنے مطالعہ کے دوران میں مندرجہ بالا امور جو سائنس اور مذہب سے بالعموم اور اسلام سے بالخصوص تعلق رکھیں ان کے متعلق معلومات حوالجات اور ہو سکے تو ذاتی تحقیق سے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ۱۰۸ اے ماڈل ٹاؤن لاہور کو ضرور مطلع فرمائیں۔ اس ضمن میں انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری میں لٹریچر مہیا کرنا بھی مدنظر ہے لہٰذا جو احباب اس موضوع سے متعلقہ مذہبی یا سائنٹفک لٹریچر ہمیں بھجوا سکیں۔ ہم ان کی پیشکش کو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کریں گے۔

مجلس "مذہب وسائنس" قادیان میں جاری کی گئی تھی۔ مگر ہجرت کی زد میں اس کا کام بھی آیا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اس کام کی تجدید کی جا رہی ہے اور احباب جماعت کو تعاون کی دعوت دی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام اس پر کما حقہٗ توجہ دیں۔ ...... اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ میں اپنی اولوالعزم جماعت کی روایات کو برقرار رکھیں گے۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جماعتی ادارہ ہے۔ اس لئے اس کے کارکنان ہر وقت احباب جماعت کے مفید مشورہ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں بلکہ متمنی بھی ہیں۔ جماعتی اداروں کی کامیابی میں ہاتھ بٹانا جماعت کی ذمہ داریوں میں داخل ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے کارکنان فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو سلسلہ کے مفاد کے لئے بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس انسٹی ٹیوٹ کو اشاعت اسلام کی زبردست رصدگاہ بنائے اور اللہ تعالےٰ کے وعدے ہمارے ذریعہ پورے ہوں تاکہ ہم اس کی رضا کے مورد ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مخالفین احمدیت کن کے نقش قدم پر چل رہے ہیں؟

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا کہ آپ خدا کی طرف سے رسول اور نبی ہیں تو مخالفین نے کہا کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ جادوگر اور پاگل ہے۔ خدا نے فرمایا۔ کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون کہ ان کفار کی کیا بات ہے ہمیشہ مخالفین اپنے وقت کے رسول کو ساحر اور مجنون ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ پھر فرمایا اتواصوا بہ بل ھم قوم طاغون۔ (ذاریات ع ۳) کہ کیا پہلے کفار بعد میں آنیوالے کفار کو وصیت کر گئے ہیں کہ تمہیں اس رنگ میں مخالفت کرنی ہو گی بلکہ یہ سرکش لوگ ہیں اور اس وجہ سے نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے دوسرے مقام میں آیا ہے تشابھت قلوبھم کہ ان کفار کے دل پہلے کفار کے دلوں سے مل چکے ہیں۔ اس وجہ سے ان جیسے کام کرتے ہیں اور خدا کے رسول کو برا بھلا کہتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں خدا نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دین اسلام کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے حقانیت اسلام کے لئے اپنی اعجاز کو جوکھوں میں ڈال دیا اور وہ خدمت اسلام کی کہ اس وقت کے علماء پکار اٹھے کہ یہ ایسی خدمت ہے کہ تیرہ سو سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر جو ریویو لکھا اس میں یہی الفاظ لکھے اور اس کتاب کی غایت درجہ تعریف کی اور کیوں تعریف نہ کی جاتی جبکہ اس میں مذاہب باطلہ کو رد کیا گیا تھا۔ یہ وہی کتاب تھی جس میں حضور کا یہ کشف بھی درج ہے کہ:۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پنج تن پاک آئے اور حضرت فاطمۃ الزہرا نے مادر مہربان کی طرح حضور کا سر مبارک اپنی ران پر رکھ لیا۔ ظاہر ہے کہ اس کشف سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس مقدس گروہ سے پاکیزہ تعلق ہے۔ اور یہ ایک کشفی امر ہے اور خواب اور کشف تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ مگر اس وقت کے جاہل ملاں اس کشف کو عوام الناس کے سامنے پڑھتے ہیں اور ان کو اشتعال دلاتے ہیں۔ چنانچہ چند احراری ملانوں نے تو اپنا پیشہ ہی یہ بنا لیا ہے کہ وہ مختلف شہروں میں گھومتے پھرتے ہیں اور مذکورہ کشف کو پیش کر کے بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسی توہین کی گئی ہے کہ جس کی نظیر نہیں۔ حضرت سعدیؒ نے سچ کہا ہے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است
گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

بخاری شریف سے ثابت ہے کہ انبیاء کے دشمن ایسی حرکات کرتے رہتے ہیں کہ ایک وقت میں ایک چیز کو اچھی قرار دیتے ہیں اور پھر حالات بدلنے پر اسی چیز کو برا قرار دینے لگ جاتے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام یہودیوں کے ایک عالم مسلمان ہونے لگے تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں مگر اسلام کے اظہار سے پہلے میرے متعلق یہودی قوم سے پوچھ لیا جائے کہ میری کیا پوزیشن ہے۔ کیونکہ جب میں نے اسلام کا اظہار کر دیا تو یہودی کہنے لگ جائیں گے کہ یہ ایسا ویسا آدمی تھا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن سلام کو تو ایک کمرہ میں بند کر کے چھپا دیا اور یہودیوں کو بلا کر پوچھا کہ عبد اللہ بن سلام تم میں کیا شخص ہے؟ بخاری شریف میں لکھا ہے

(باقی صفحہ ۷ پر)